سوال

(71) مسلم کا غیر مسلم مالک سے جھوٹ بول کر چھٹی لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مسلمان اپنے غیر مسلم منیجر سے چھٹی لینے کے لیے جھوٹ بول سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جھوبولنا حرام ہے ۔ اگر جان پر بن رہی ہو، یعنی اپنے آپ کو قتل یا ایذا سے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا پڑتا ہے تو اس کی اجازت دی گئی ہے ۔ بحوالہ آیت کریمہ (الا من اُکرہ وقلبُہ مطمئن بالایمان

''مجبور کر دیا جائے لیکن دل ایمان پر مطمئن ہو۔ ،،

اور یہ کلمہ کفر بھی جھوٹ ہی کی ایک شکل ہے ۔

البتہ توریہ کا جواز بھی ثابت ہے، یعنی ایک ذومعنی بات کی جائے، مخاطب یہ سمجھے کہ آپ نے اس کی مرضی کی بات کہہ دی ہے، حالانکہ آپ خود اس بات کا دوسرا مطلب لے رہے ہوں، جیسے حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو جواب دیا تھا : (انی سقیم) ''میں بیمار ہوں ،، جب انہوں نے ان کو اپنے میلے ٹھیلے میں آنے کی دعوت دی تھی ۔

گویا آپ کے جواب سے وہ تو یہ سمجھے کہ حضرت ابراہیم واقعی بیمار ہیں، اس لیے ان کے ساتھ جانے سے معذور ہیں جبکہ حضرت ابراہیم کا اس جملہ سے یہ قصد تھا کہ میں تمہاری باتوں سے اتنا بیزار ہوں کہ بیمار ہو چلا ہوں ۔

انگریزی میں اس کا صحیح مفہوم ادا ہوتا ہے، یعنی ''Iamsickofyou ،،

توریہ کی ایک دوسری مثال : ایک مسلمان کو مجبور کیا گیا ہو کہ کہو : خدا تین ہیں ،، ورگرنہ مار دیے جاؤ گے تو اس نے اپنی تین انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ''ہاں تین ہیں ،، یعنی مخاطب یہ سمجھا کہ اس نے تین خداؤں کا اقرار کر لیا ہے جبکہ اس کا اپنا ارادہ صرف یہ ہے کہنے کا تھا کہ یہ میری تین انگلیاں ہیں ۔

ایک حدیث کے مطابق میاں بیوی میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولا جا سکتا ہے ، یعنی بیوی سے کہا جائے کہ تم تو خواہ مخواہ ناراض ہوتی ہو، تمہارا میاں تو تمہارے بارے میں یہ اچھے اچھے الفاظ کہہ رہا تھا ۔ اسی طرح مرد سے بھی یہ بات کہی جا سکتی ہے ۔

(یہ حدیث مطلق ہے، یعنی صلح کےلیے فریقین کے ساتھ فریق مخالف کی بابت جھوٹ بولا جاسکتا ہے، صرف میاں بیوی کے معاملے میں نہیں بلکہ ہر معاملے میں۔ دیکھیے : صحیح البخاری، الصلح، حدیث :2692، و صحیح مسلم، البر والصلۃ والادب، حدیث :2605)

ایک حرام چیز(جیسے جھوٹ) کاارتکاب اس وقت بھی کیا جاسکتا ہے جبکہ ایک بڑے فتنے سے بچنا مقصود ہو۔ فرض کریں کہ آپ کے والدین غیر مسلم ہیں یا مسلمان تو ہیں لیکن بدعات وخرافات میں بتلاہیں اوروہ نہیں چاہتے کہ آپ کسی ایسی محفل میں شریک ہوں جس میں کتاب وسنت کی صحیح اوردرست بات کی جائے توآپ کہہ سکتے ہیں کہ میں چھٹی پر گھومنے پھرنے کےلیے جارہاہوں یاکسی دوست سے ملاقات کےلیے جارہاہوں۔ اس طرح آپ گھر میں ہونے والے ایک بڑے فتنے (یعنی والدین سے شکررنجی وناراضی) سے بچ جائیں گے۔

یعنی پہلے ان سوالات کوسوچ لیں : کیاچھٹی پرجانا بہت ضروری ہے ؟ کیااگر آپ چھٹی پر نہ گئے تو کوئی بہت بڑافساد رونما ہوجائے گا؟ البتہ اگر آپ کوچھٹی حاصل کرنے کا ملازمت کے قواعد کے لحاظ سے حق حاصل ہے تواور منیجر بلاسبب آپ کوچھٹی نہیں دے رہاہے تومعاملہ اتنا سنگین نہیں رہا، آپ اپنا حق استعمال کریں۔ آپ کوویسے ہی جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

اخلاق وآداب کے مسائل، صفحہ:399

محدث فتویٰ